Allama Iqbal Open University AIOU B.A Associate degree Solved Assignment NO 1 Autumn 2025 Code 416 Islamiat Lazmi

www.studyVillas.com

سوال نمبر *1:* قرآن مجید کا تعارف لکھیں نیز فضائلِ قرآن پر مفصل نوٹ تحریر کریں

قرآن مجید کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کی گئی۔ یہ کتاب کسی ایک مخصوص قوم یا نسل کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے رہنمائی اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔ قرآن کا نزول وحی کے ذریعے ہوا جو تقریباً *23* برس کے عرصے میں مختلف مواقع اور حالات کے مطابق نازل ہوتی رہی۔ یہ کتاب *114* سورتوں پر مشتمل ہے جن میں سے کچھ مکی اور کچھ مدنی ہیں۔ مکی سورتوں میں زیادہ تر عقائد، توحید، رسالت، اور آخرت کا ذکر ہے جبکہ مدنی سورتوں میں عبادات، معاملات، معاشرتی اصول اور قانونی احکام بیان کیے گئے ہیں۔

قرآن مجید کی زبان عربی ہے جو نہایت فصیح و بلیغ ہے اور اس کی بلاغت و فصاحت آج تک دنیا کے کسی کلام سے نہیں ملتی۔ قرآن کا ایک بڑا امتیاز یہ

ہے کہ یہ اپنی اصل صورت میں آج بھی محفوظ ہے اور قیامت تک اسی طرح محفوظ رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کی ضمانت لی ہے:
"بیشک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں"
(سورۃ الحجر: 9)۔

قرآن مجید کو مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے جن میں سب سے اہم "الفرقان" (حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب)، "الذکر" (یاد دہانی)، "الکتاب" (کتاب)، "النور" (روشنی)، اور "الہدیٰ" (ہدایت دینے والی کتاب) ہیں۔ یہ کتاب انسان کو زندگی کے ہر پہلو میں مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کسی خاص زمانے یا علاقے کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا اور ہر دور کے انسانوں کے لیے ابدی قانون حیات ہے۔

قرآن مجید کے فضائل

قرآن مجید کے فضائل کا تذکرہ قرآن اور احادیث دونوں میں بار بار کیا گیا ہے۔ یہ کتاب انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو درست سمت دیتی ہے اور دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔

---

1. قرآن ہدایت کی کتاب

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت نامہ قرار دیا ہے:
"یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے"
(سورۃ البقرہ: 2)۔
یہ آیت واضح کرتی ہے کہ قرآن مجید صرف معلوماتی کتاب نہیں بلکہ عملی ہدایت دینے والا ضابطہ حیات ہے جو انسان کو نیکی، عدل اور تقویٰ کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

www.studyvillas.com

---

2. قرآن پڑھنے کا اجر و ثواب

قرآن مجید کے ہر حرف کی تلاوت پر اجر و ثواب ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ 'الم' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے" *(ترمذی)*۔

یہ حدیث قرآن پڑھنے کی عظیم فضیلت کو ظاہر کرتی ہے۔

---

3. قرآن قیامت کے دن شفاعت کرے گا

قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرے گا" *(مسلم)*۔

---

4. قرآن بہترین کلام

قرآن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام قرار دیا اور اس کی عظمت بیان کی:

"اللہ نے سب سے بہترین کلام نازل فرمایا جو ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات بار بار پڑھی جاتی ہیں" *(الزمر: 23)*۔

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ قرآن نہ صرف کامل ہدایت ہے بلکہ انسانی دلوں کو بار بار اپنی طرف مائل کرتا ہے۔

---

5. قرآن دلوں کو سکون بخشتا ہے

www.studyvillas.com

قرآن مجید اللہ کا ذکر ہے اور دلوں کو سکون دینے والا ہے:
"سن لو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے" (الرعد: 28)۔
انسان جب قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اسے روحانی سکون اور قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

---

6. قرآن پر عمل کرنے والی قوم کی عزت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کچھ قوموں کو بلند کرتا ہے اور کچھ کو ذلیل کرتا ہے" (مسلم)۔
یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ جو قوم قرآن پر عمل کرے گی وہ دنیا میں عزت پائے گی اور جو اس سے دور ہوگی وہ ذلت کا شکار ہوگی۔

---

7. قرآن روشنی اور رہنمائی

قرآن کو اللہ تعالیٰ نے روشنی قرار دیا ہے جو انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے:
"یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تم پر نازل کی تاکہ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالو" (ابراہیم: 1)۔

---

8. قرآن سیکھنے اور سکھانے والوں کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" (بخاری)۔
یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ قرآن سیکھنا اور اسے دوسروں تک پہنچانا سب سے بڑی نیکی ہے۔

www.studyvillas.com

قرآن مجید کے فضائل کے عملی پہلو

1. **فردی اصلاح:** قرآن فرد کو ایمان، تقویٰ، صبر، شکر، ایثار اور نیک اعمال کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

2. **معاشرتی اصلاح:** قرآن عدل و انصاف، مساوات، بھائی چارے اور امن قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

3. **سیاسی رہنمائی:** قرآن حکمرانوں کو عدل، مشاورت اور عوامی خدمت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

4. **معاشی اصول:** قرآن سود کی ممانعت، زکوٰۃ کی اہمیت اور مال کی منصفانہ تقسیم پر زور دیتا ہے۔

5. **اخلاقی پہلو:** قرآن جھوٹ، غیبت، ظلم، فریب اور دیگر برائیوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور اخلاق حسنہ اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔

قرآن مجید سے دوری کے نقصانات

جو قوم یا فرد قرآن سے دوری اختیار کرتا ہے وہ ذلت و رسوائی کا شکار ہوجاتا ہے۔ قرآن سے غفلت روحانی اندھیروں، اخلاقی بگاڑ اور معاشرتی انتشار کا سبب بنتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن قرآن شکوہ کرے گا کہ اے پروردگار! میری قوم نے مجھے چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان: 30)۔

www.studyvillas.com

یہ آیت اور حدیث ہمیں متنبہ کرتی ہے کہ قرآن کو چھوڑنے کا انجام بہت برا ہے۔

نتیجہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل ترین کتاب ہے جو انسانیت کو راہِ ہدایت دکھانے کے لیے نازل کی گئی۔ یہ محض ایک مذہبی صحیفہ نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاشرتی اصول، معاشی نظام، سیاسی رہنمائی اور عدل و انصاف کے قوانین شامل ہیں۔ اس کے فضائل بے شمار ہیں، چاہے تلاوت ہو، عمل ہو یا تعلیم۔ قرآن کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ قوموں کی عزت اور عظمت اسی سے وابستہ ہے۔ جو قرآن سے وابستہ رہیں گے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے اور جو اس سے منہ موڑیں گے وہ خسارے میں رہیں گے۔

www.studyVillas.com

سوال نمبر 2: سنت کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم واضح کریں نیز قرآن کریم کی روشنی میں سنت کی اہمیت بیان کریں

سنت کا لغوی مفہوم

لفظ "سنت" عربی زبان کے مادہ "سَنَّ" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "راستہ اختیار کرنا، طریقہ اپنانا اور چلن بنانا"۔ لغت میں سنت کسی شخص یا قوم کے عام رویے، طریقے یا طرزِ عمل کو کہا جاتا ہے جو بار بار دہرایا جائے اور چلن یا دستور کی شکل اختیار کر لے۔ عرب معاشرہ زمانہ جاہلیت میں بھی کسی معزز فرد یا قبیلے کے طریقہ کار کو سنت کہتا تھا۔

سنت کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاحی طور پر سنت سے مراد وہ تمام اقوال، افعال اور تقریرات (یعنی کسی عمل پر سکوت یا رضامندی) ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہوں۔

1. **اقوالِ نبوی ﷺ:** وہ ارشادات اور فرمودات جو آپ ﷺ نے فرمائے، جیسے "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے"۔

2. **افعالِ نبوی ﷺ:** وہ اعمال اور طرزِ عمل جو آپ ﷺ نے خود انجام دیے، جیسے نماز پڑھنے کا طریقہ۔

3. **تقریراتِ نبوی ﷺ:** وہ مواقع جب صحابہ کرامؓ نے کوئی عمل کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس پر خاموشی یا رضامندی ظاہر فرمائی، جیسے کھجور کے درختوں کی پیوندکاری کا واقعہ۔

www.studyvillas.com

اس طرح سنت نبی کریم ﷺ کی عملی زندگی کا مکمل نمونہ ہے جسے امت کے لیے "اسوہ حسنہ" قرار دیا گیا۔

قرآن کریم میں سنت کی اہمیت

قرآن مجید نے سنت نبوی ﷺ کی پیروی کو لازمی قرار دیا ہے اور بار بار مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ سنت کو قرآن کی عملی تفسیر اور وضاحت کہا جاتا ہے۔ ذیل میں چند اہم قرآنی دلائل بیان کیے جاتے ہیں:

***1.* اطاعتِ رسول کا حکم**

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو" *(محمد: 33)*۔
یہ آیت واضح کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت کے برابر ہے اور ان کی پیروی ترک کرنے سے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

***2.* رسول کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے**

"جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی" *(النساء: 80)*۔
یہاں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ رسول ﷺ کی اطاعت ترک کرنا دراصل اللہ کی نافرمانی ہے۔

***3.* سنت ہی حقیقی محبتِ الٰہی کا معیار ہے**

"کہہ دو (اے نبی ﷺ) اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا" *(آل عمران: 31)*۔

www.studyvillas.com

یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ کی محبت کا حقیقی ثبوت صرف رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی ہے۔

---

4. فیصلہ کن اتھارٹی

"پھر نہیں، تیرے رب کی قسم! یہ ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں آپ ﷺ کو فیصلہ کرنے والا نہ مانیں، پھر جو فیصلہ آپ کریں، اس پر اپنے دل میں تنگی نہ پائیں اور مکمل طور پر تسلیم کر لیں" *(النساء: 65)*۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ ایمان کی تکمیل صرف اس وقت ممکن ہے جب سنت نبوی کو فیصلہ کن اتھارٹی مانا جائے۔

---

5. نبی اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ

"بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، ان کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کو زیادہ یاد کرتے ہیں" *(الاحزاب: 21)*۔

یہاں قرآن نے واضح طور پر فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لیے بہترین رہنمائی اور نمونہ ہے۔

سنت کی اہمیت

1. قرآن کی تفسیر اور وضاحت

قرآن کے بہت سے احکام مجمل ہیں جنہیں سنت نے واضح کیا۔ مثال کے طور پر:

- قرآن میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے احکام بیان ہوئے ہیں مگر ان کی تفصیلات (رکعات، اذکار، مناسک) سنت سے معلوم ہوتی ہیں۔

www.studyvillas.com

2. **قرآن کے احکام کی عملی تطبیق**
سنت قرآن کے نظریاتی احکام کو عملی شکل دیتی ہے۔ جیسے قرآن نے زکوٰۃ کا حکم دیا لیکن اس کی شرح اور مستحقین کی تفصیل سنت سے حاصل ہوتی ہے۔

3. **تشریعی حیثیت**
سنت دین میں مستقل ماخذِ قانون ہے۔ فقہ اسلامی میں قرآن کے بعد سنت ہی کو بنیادی ماخذ مانا جاتا ہے۔

4. **اسوہ حسنہ**
سنت نبوی ﷺ ایک عملی ماڈل ہے جو انسان کو اخلاقیات، عبادات، معاملات اور معاشرتی زندگی میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

5. **امت کے اتحاد کا ذریعہ**
سنت امت کو ایک لڑی میں پروتی ہے۔ جب سب مسلمان سنت پر عمل کرتے ہیں تو ان کی عبادات اور اجتماعی شعائر میں یکسانیت پیدا ہوتی ہے۔

نتیجہ

سنت لغوی طور پر "طریقہ اور چلن" کو کہتے ہیں جبکہ اصطلاحی طور پر سنت سے مراد نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات ہیں۔ قرآن کریم نے بار بار سنت کی اہمیت اور اس کی پیروی کو لازمی قرار دیا ہے۔ سنت قرآن کی عملی تفسیر، وضاحت اور تکمیل ہے اور دین اسلام کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے۔ سنت ہی وہ عملی رہنمائی ہے جس کے ذریعے انسان اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے اور کامیاب زندگی گزارتا ہے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 3: حدیث کی روشنی میں کامل ایمان کی پہچان تحریر کریں نیز بتائیں کہ ارکانِ دین کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

کامل ایمان کی پہچان کا تعارف

ایمان اسلام کی بنیاد اور روح ہے، اور کامل ایمان وہ ہے جو انسان کو نہ صرف عقیدہ کی سطح پر مضبوط کرے بلکہ اس کے اعمال اور اخلاق میں بھی جھلکے۔ ایمان کا تقاضا صرف زبان سے اقرار یا دل سے تصدیق نہیں بلکہ عملی طور پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پر عمل ہے۔ قرآن اور حدیث دونوں میں ایمان کے معیار اور اس کی پہچان کو واضح کیا گیا ہے۔

حدیث کی روشنی میں کامل ایمان کی پہچان

***1.* ایمان کی تعریف**

نبی اکرم ﷺ نے ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:
"ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر یقین رکھو" (مسلم)۔
یہ ایمان کی بنیادی تعریف ہے جو ہر مسلمان کے عقیدہ کی بنیاد ہے۔

***2.* ایمان اور عمل کا تعلق**

ایمان صرف عقیدہ نہیں بلکہ عمل کا تقاضا بھی کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
"ایمان کے ستر سے زیادہ شاخیں ہیں، سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ کسی کو تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے ہٹانا ہے،

www.studyvillas.com

اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے" (بخاری و مسلم)۔
یہ حدیث بتاتی ہے کہ ایمان کا تعلق عقیدہ، عمل اور اخلاق تینوں سے ہے۔

---

3. کامل ایمان اور اخلاقِ حسنہ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے" (ابو داؤد)۔
یہاں یہ واضح کیا گیا کہ ایمان کا کمال اچھے اخلاق کے بغیر ممکن نہیں۔

---

4. کامل ایمان اور محبت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے" (بخاری و مسلم)۔
یہ حدیث باہمی محبت، ایثار اور اخوت کو کامل ایمان کی نشانی قرار دیتی ہے۔

---

5. کامل ایمان اور اطاعت

ایک اور حدیث میں فرمایا گیا:
"کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہو" (مشکوٰۃ)۔
یہ حدیث اطاعتِ رسول ﷺ کو کامل ایمان کا معیار قرار دیتی ہے۔

ارکانِ دین کی پابندی کی ضرورت

www.studyvillas.com

1. ارکانِ دین کا تعارف

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا" (بخاری و مسلم)۔

یہ پانچ ارکان اسلام کی عمارت کی بنیاد ہیں، اور ان کے بغیر دین مکمل نہیں ہوتا۔

---

2. شہادتین کی اہمیت

- توحید اور رسالت پر ایمان ایمان کی بنیاد ہے۔
- شہادتین کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں۔
- یہ ارکانِ دین میں سب سے پہلا اور بنیادی رکن ہے۔

---

3. نماز کی اہمیت

- قرآن میں نماز کو بار بار ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔
- نبی ﷺ نے فرمایا:

"نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا اس نے دین قائم کیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو منہدم کیا" (مشکوٰۃ)۔

www.studyvillas.com

- نماز بندے کو اللہ سے جوڑتی ہے اور برائیوں سے روکتی ہے۔

---

4. زکوٰۃ کی اہمیت

- زکوٰۃ اسلامی معاشرت میں مساوات اور عدل قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔
- یہ مال کی پاکیزگی اور دل کی سخاوت پیدا کرتی ہے۔
- قرآن میں زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

---

5. روزے کی اہمیت

- روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے: ***"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"*** *(البقرہ: 183)*۔
- روزہ انسان کو ضبطِ نفس، صبر اور قربانی کی تعلیم دیتا ہے۔

---

6. حج کی اہمیت

- حج اسلام کا اجتماعی مظہر ہے جو مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرتا ہے۔

www.studyvillas.com

- قرآن میں فرمایا گیا: **"اور اللہ کے لیے لوگوں پر حج کرنا فرض ہے، جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو"** (آل عمران: 97)۔

ارکانِ دین کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

1. **ایمان کی تکمیل:** ارکان دین کی پابندی ایمان کو عملی شکل دیتی ہے۔
2. **فردی اصلاح:** یہ عبادات انسان کے دل کو پاک کرتی ہیں، نفس کو قابو میں رکھتی ہیں اور برائیوں سے بچاتی ہیں۔
3. **اجتماعی اصلاح:** ارکان دین مسلمانوں میں اتحاد، مساوات اور بھائی چارہ قائم کرتے ہیں۔
4. **اللہ کی قربت:** ان ارکان پر عمل کر کے بندہ اللہ کی رضا اور قربت حاصل کرتا ہے۔
5. **دنیا و آخرت کی کامیابی:** یہ ارکان انسان کو دنیا میں سکون اور آخرت میں نجات عطا کرتے ہیں۔

نتیجہ

حدیث کی روشنی میں کامل ایمان کی پہچان یہ ہے کہ انسان نہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھے بلکہ اچھے اخلاق، محبت، ایثار اور اطاعت کے ذریعے اپنے ایمان کو مکمل کرے۔ کامل ایمان محض عقیدہ کا نام

www.studyvillas.com

نہیں بلکہ عملی اطاعت، اخلاقی حسن اور ارکانِ دین کی پابندی ہے۔ ارکان دین اسلام کی بنیاد ہیں اور ان کی پابندی فرد اور معاشرہ دونوں کی اصلاح کے لیے لازمی ہے۔ جو ان پر قائم رہے گا وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا اور جو ان سے غفلت کرے گا وہ خسارے میں رہے گا۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 4۔ دین کے ساتھ عقیدہ یا ایمان کا کیا تعلق ہے؟ تفصیلاً تحریر کریں۔

تعارفی جملہ

دین اور عقیدہ *(ایمان)* اسلام کی دو لازمی جہتیں ہیں جو ایک دوسرے کے تکمیل کنندہ ہیں۔ جہاں دین *(شریعت/عملی ضابطہ)* انسان کی زندگی کے ظاہری، اجتماعی اور تقنینی پہلوؤں کو منظم کرتا ہے، وہیں عقیدہ *(ایمان)* اس کی باطنی بنیاد، دل کی مناعت اور نظریاتی اساس ہے۔ دونوں کے باہمی تعلق کو سمجھے بغیر اسلامی زندگی کا کوئی پہلو مکمل طور پر واضح نہیں ہوتا۔

اصطلاحات کا مفہوم

دین: مجموعی طور پر وہ نظامِ ہدایت ہے جو عبادات، معاملات، اخلاق، قانون اور اجتماعی اصولوں پر مشتمل ہو — یعنی شریعتِ اسلام۔

عقیدہ/ایمان: دل و زبان اور عمل میں تصدیقِ اصول ۔*(یعنی عقائدِ بنیادی: اللہ، فرشتے، کتابیں، رسول، روزِ آخرت، تقدیر وغیرہ)* اور ایمان کا ظاہری اظہار زبان و اعضا سے ہوتا ہے۔

اسلام، ایمان اور احسان — تینوں کا باہمی ربط

حدیثِ جبریل ﷺ میں دین کے تین درجے بیان ہوئے ہیں: ***اسلام (ظاہری عمل)***، ***ایمان (باطنی عقیدہ)*** اور ***احسان (روحانی کمال)***۔ ان تینوں کو ہم عمودی ستون سمجھ سکتے ہیں:

- **اسلام =** وہ عملی ارکان اور قواعد جو عوامی نظم کے لیے لازم ہیں *(شہادت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج)*۔
- **ایمان =** اصل باطنی اعتقاد جو عمل کو روح دیتا ہے۔

www.studyvillas.com

- **احسان =** عمل میں کمالِ اخلاص، اللہ کا محسوس ہونا اور اخلاقی بلند پایہ۔

ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ دین *(اسلامی شریعت)* اور ایمان *(عقیدہ)* علیحدہ مگر جداگزیر نہیں؛ ایمان عمل کو معنویت دیتا اور عمل ایمان کی تصدیق۔

عقیدہ دین کا بنیادی ستون ـــ فلسفیانہ وضاحت

عقیدہ وہ اندرونی سچائی ہے جس پر دین کھڑا ہوتا ہے*:* اگر ایمان مضبوط ہو تو شریعت کے احکام دل و ارادے سے قبول کیے جاتے ہیں؛ اور اگر شریعت کی پابندی صرف روایتی یا جبری ہو مگر دل مؤمن نہ ہو تو وہ عمل خشکی، ریا یا رسمی ٹھہرتا ہے۔ لہٰذا*:*

- **عقیدہ = نظریاتی بنیاد** *(*کیوں؟ کے سوال کا جواب*)*

- **دین/شریعت = عملی فریم ورک** *(*کیسے؟ کے سوال کا جواب*)*

مثال*:* نماز کی حکمت، روحانی فائدہ اور ضابطہ—سب مل کر مکمل ہوتے ہیں*:* عقیدہ *(*اللہ کی عبادت کی شرط*)* نہ ہو تو نماز محض جسمانی حرکت رہ جاتی ہے؛ عمل *(*نماز*)* اگر ہو مگر عقیدہ نہ ہو تو اخلاص و تسلیم نہیں ملتا۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں تعلق کی دلائلِ شرعی

1. **قرآنی حکمِ اتباعِ رسول*:*** قرآن بارہا فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت لازمی ہے ـــ اطاعتِ رسول کا مطلب صرف ظاہری موافقت نہیں بلکہ رسول کی لائے ہوئے عقائد اور طریقہ کار کی پیروی بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان *(*رسول پر ایمان*)* اور شریعت دونوں

www.studyvillas.com

لازم و ملزوم ہیں۔

2. **حدیثِ جبریل:** دین، ایمان اور احسان کے تدرج نے واضح کیا کہ عقیدہ اور عمل ایک پورے دینی ڈھانچے کے مختلف پہلو ہیں — ایک کو چھوڑ کر دوسرا ادھورا رہ جاتا ہے۔

3. **سنت میں بارہا ملنے والا نص:** نبی ﷺ نے فرمایا کہ "ایمان کے ستر (یا زائد) شاخیں ہیں" جن میں خوبیاں، عبادات اور اخلاق شامل ہیں؛ یعنی ایمان کا عملی مظہر بھی ہے۔

عملی اور فقہی نتائج — کیوں عقیدہ ضروری ہے؟

1. **اخلاص و قبولیتِ اعمال:** اعمال اس وقت قبول ہوتے ہیں جب ان کے پیچھے ایمان اور اخلاص ہو۔ شرعی احکام کا مقصد صرف ظاہری نظم نہیں بلکہ دل کی اصلاح ہے۔

2. **قانونی حیثیت و حدود:** فقہ میں بعض احکام (مثلاً طلاق، نکاح، قتلِ نفس وغیرہ) کا اطلاق ایمان کی حالت یا کفریت کے حالات کے ساتھ مربوط ہوتا ہے؛ یعنی عقیدہ بعض احکام کی حیثیت متعین کرتا ہے۔

3. **سماجی ہم آہنگی:** مشترکہ عقائد ایک جماعت کو نظریاتی بنیاد دیتے ہیں، جس کے بغیر شریعت کے ضوابط مستقل اور مربوط نہیں رہتے۔

4. **اخلاقی قیادت:** عقیدہ انسان کو ظلم، ناجائز فائدہ اور غیر اخلاقی عمل سے روکتا ہے؛ شریعت کی حدود کا بہترین نفاذ عقیدہ کی قوت سے ہوتا ہے۔

www.studyvillas.com

اگر عقیدہ اور شریعت میں فرق ہو — خطرات اور نتائج

- **صرف عقیدہ، بغیر عمل:** شخص "دل سے مؤمن" رہ سکتا ہے مگر اسکی امت کو عملی امثال اور معاشرتی تعاون نہ ملے؛ دین کا ظاہری نظام کمزور پڑ جاتا ہے۔

- **صرف عمل، بغیر عقیدہ:** رسمی پابندیاں (ظاہر) تو موجود رہ سکتی ہیں مگر معاشرہ اخلاص، ایمانداری اور اخلاق سے محروم رہتا ہے — نتیجہ: ریاکاری، شریعت کی بے وقعتی، اور باطنی خسران۔

- **مزدوج فقدان (نہ عقیدہ نہ عمل):** اجتماعی تباہی، اخلاقی زوال اور دین کی حقیقت سے منہ موڑنا۔

انسانی ذات میں ایمان کے تین پہلو (قلب، لسان، اعضاء)

عقیدہ کا اظہار تین جہتوں میں ہوتا ہے:

- **قلبی (اعتقاد):** ایمان کا اصل مرکز؛ یقین و تسلیم۔

- **لسانی (اقرار):** شہادتیں اور زبان سے اقرار۔

- **عملی (اعضاء کا عمل):** نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ۔

یہ تینوں مربوط ہیں: قلبی ایمان کی بنا پر لسانی اعتراف پیدا ہوتا اور پھر اعمال کا ظہور ہوتا ہے۔

تقویتِ ایمان اور شریعت کی پابندی — طریقِ نفیع

www.studyvillas.com

1. **علم و تدبر:** قرآن و حدیث کا علمی مطالعہ ایمان کو مضبوط کرتا ہے اور شریعت کی حکمت سمجھاتا ہے۔

2. **اذکر و عبادت:** ذکر، نماز اور روضے سے دلوں میں نور اور قرب بڑھتا ہے۔

3. **صحبتِ صالحین:** نیک صحبت ایمان کی کسر پوری کرتی ہے اور عمل کی ترغیب دیتی ہے۔

4. **مصیبتیں اور آزمائشیں:** اللہ کی آزمائشیں ایمان کو چمکاتی یا کمزور کر سکتی ہیں—ایمان کا حقیقی امتحان عمل میں ہوتا ہے۔

5. **توبہ و استغفار:** گناہوں سے واپس آنا اور شریعت کے مطابق زندگی اپنانا ایمان کو بحال کرتا ہے۔

جدید دور کے چیلنجز اور عملی تجاویز

- **چیلنجز:** سیکولر طرزِ فکر، مادّی لذت پسندی، صدیقی امت میں "نمازِ رسمی" یا "نامیاتی اسلام" *(nominal Islam)*، معلوماتی شور *(misinformation)*۔

- **تجاویز:** عقیدہ کی بنیاد پر علمی تربیت، مساجد/مدارس میں روحانی تربیت، قرآن و سنت کی عملی تشہیر، نوجوانوں کے لیے رہنمائی پروگرام، سماجی خدمات کے ذریعے شریعت کا عملی مظاہرہ۔

خلاصہ (خلاصہ کلام)

www.studyvillas.com

عقیدہ (ایمان) اور دین (شریعت) آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ عقیدہ وہ باطنی اصل ہے جو شریعت کے اعمال کو قبولیت، معنی اور راستہ دیتا ہے؛ شریعت وہ عملی ڈھانچہ ہے جو عقیدہ کو معاشرتی، اخلاقی اور تقنینی شکل میں جلوہ گر کرتی ہے۔ ایک مؤمن کا مطلوبہ معیار یہ ہے کہ اس کا ایمان قلب میں مضبوط ہو، اس کا اقرار لسان سے ہو اور اس کے اعمال شریعت کے مطابق ہوں—تبھی دین کی حقیقت پوری ہوتی ہے اور انسان دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 5- زہد کا مفہوم کیا ہے؟ حدیث کی روشنی میں زہد کا ثمر بیان کریں.

زہد کا مفہوم

زہد ایک ایسا جامع اور گہرا تصور ہے جو اسلامی اخلاقیات اور روحانیت میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ لغوی اعتبار سے "زہد" کا مطلب ہے کسی چیز میں دلچسپی نہ لینا، بے رغبتی دکھانا یا دنیاوی لذتوں اور مال و دولت سے دل کو الگ رکھنا۔ لیکن اسلامی اصطلاح میں زہد کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دنیا کو چھوڑ دے یا ضروریاتِ زندگی سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ اسلام میں زہد کا اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان دنیا کی نعمتوں سے ضرورت کے مطابق فائدہ اٹھائے مگر ان کو مقصدِ حیات نہ بنائے، بلکہ اس کی اصل توجہ آخرت کی کامیابی اور اللہ کی رضا پر مرکوز رہے۔

زہد کا مطلب یہ ہے کہ دل دنیاوی خواہشات اور مال و دولت کی محبت میں اس طرح گرفتار نہ ہو کہ وہ انسان کو دین، ایمان، آخرت اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے۔ دنیا سے بے نیازی کا یہ رویہ انسان کو اندرونی سکون اور روحانی بلندی عطا کرتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں زہد

قرآن کریم میں جگہ جگہ دنیا کی حقیقت اور آخرت کی اہمیت بیان کی گئی ہے تاکہ انسانوں کے دلوں میں زہد کا جذبہ پیدا ہو۔

- ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **"اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ"** (الحدید: 20) یعنی "جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل، تماشا، زینت، آپس میں فخر جتانے اور مال و اولاد کی کثرت میں بڑھنے کا نام ہے۔"

www.studyvillas.com

یہ آیت دنیا کی عارضی حقیقت کو واضح کرتی ہے اور انسان کو آخرت کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ یہی حقیقت زہد کی اصل بنیاد ہے۔

حدیث کی روشنی میں زہد

احادیث مبارکہ میں زہد کے بے شمار پہلو بیان ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے زہد کو نہ صرف بیان فرمایا بلکہ اپنی زندگی میں عملی طور پر اس کا اعلیٰ نمونہ بھی پیش کیا۔

1. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
   "ازهد في الدنيا يحبك الله، وازهد فيما عند الناس يحبك الناس"
   (سنن ابن ماجہ)
   ترجمہ: "دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیازی اختیار کرو، لوگ بھی تم سے محبت کریں گے۔"
   یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ زہد کا ثمر اللہ کی محبت اور مخلوق کی محبت ہے۔

2. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
   "كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل"
   (صحیح بخاری)
   ترجمہ: "دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ ایک اجنبی یا مسافر۔"
   یہ حدیث انسان کو دنیا میں مستقل قیام کے بجائے عارضی گزرگاہ

www.studyvillas.com

سمجھنے کی تلقین کرتی ہے۔ یہی زہد کی اصل روح ہے۔

3. ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ليس الزهد أن تحرم الحلال ولا تضيع المال، ولكن الزهد أن تكون بما في يد الله أوثق منك بما في يدك"

(مسند احمد)

ترجمہ: "زہد یہ نہیں کہ تم حلال چیزوں کو حرام قرار دو یا مال کو ضائع کرو، بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر تمہارا یقین زیادہ مضبوط ہو بجائے اس کے جو تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔"

یہ حدیث بتاتی ہے کہ زہد کا اصل مقصد دل کو دنیاوی لالچ سے آزاد کرنا اور اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھنا ہے۔

زہد کے ثمرات (فوائد)

زہد انسان کی زندگی میں کئی طرح کے مثبت اثرات پیدا کرتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

1. **اللہ کی محبت:** جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ دنیا سے بے رغبتی کرنے والا اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اللہ کی محبت انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

2. **لوگوں کی محبت:** جب انسان لوگوں کے مال و دولت اور دنیاوی نعمتوں کی لالچ سے آزاد ہو جاتا ہے تو لوگ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

www.studyvillas.com

3. **دل کا سکون:** زاہد انسان دنیاوی خواہشات کی دوڑ دھوپ سے بچا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دل میں سکون اور اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

4. **آخرت کی تیاری:** زہد آخرت کے فکر کو بڑھاتا ہے، کیونکہ زاہد انسان دنیا کو گزرگاہ سمجھتا ہے اور اپنی اصل زندگی کے لیے تیاری کرتا ہے۔

5. **اخلاقی بلندی:** زہد سے انسان کے اندر قناعت، شکر، صبر اور توکل جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔

6. **حرص و حسد سے نجات:** زاہد انسان دوسروں کے مال و دولت کو دیکھ کر حسد اور لالچ میں مبتلا نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہتا ہے۔

نتیجہ

زہد اسلام میں دنیا کو چھوڑنے یا فقر و فاقہ اختیار کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ دل کو دنیاوی حرص و طمع سے پاک کرنے کا نام ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں زہد کا مقصد یہ ہے کہ انسان دنیا کی نعمتوں کو صرف ضرورت کے مطابق استعمال کرے اور اپنی اصل توجہ آخرت کی کامیابی پر رکھے۔ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق زہد کا سب سے بڑا ثمر اللہ تعالیٰ کی محبت، مخلوق کی محبت اور دل کا سکون ہے۔ یوں زہد انسان کو حقیقی کامیابی اور سعادت کی طرف لے جاتا ہے۔

www.studyvillas.com